سوشلزم اور اسلام

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید حسن نقوی اجتہادی

میرے بعض احباب مصر تھے کہ میں اپنی وہ تقریر جو ۱۸رجون رائے بریلی کے سیرۃ النبیؐ والے جلسہ میں کی تھی محفوظ کردوں، لہٰذا اسے سپرد قلم کر رہا ہوں۔

کسی اصول کا منبع جتنا کامل ہوگا اتنا ہی وہ اصول ہمہ گیر اور ہردل عزیز ہوگا۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ کسی کمیٹی یا کسی انجمن کے لئے کچھ قوانین کی تشکیل ایک ناواقف شخص کرے تو وہ رد کردیئے جائیں گے اور اسی انجمن کے لئے کچھ قوانین کوئی باخبر سیاست داں بناتا ہے تو وہ منظور کئے جاتے ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پہلے شخص کے مرتب کردہ اصول اگر مضر نہ بھی ہوں تو شاید کسی فرد کے یا کسی خاص جماعت کے مفاد میں محدود ہوں یا سیاسی حیثیت سے کمزور ہوں۔ لیکن وہ ماہر فن جو کہ قانون بناتا ہے وہ (اگر ایمانداری سے بنائے) پوری انجمن یا پورے ملک کے لئے مفید اور ہمہ گیر ہوتے ہیں اب اس کلیہ کے بعد دیکھنا ہے کہ اسلام بہتر ہے یا سوشلزم؟ اس کے قوانین زیادہ ہمہ گیر ہیں یا اس کے۔ اگر یہ دیکھنا ہے تو ان کے قوانین بنانے والوں اور ان کے مبلغین پر نظر کر لیجئے۔ سوشلزم کا بنانے والا بھی مادی انسان تھا اور اس کی تبلیغ کرنے والا بھی مادی انسان تھا مبلغ اور موجد دونوں کسی خاندان کے افراد تھے کسی ملک کے رہنے والے تھے، کسی قوم سے تعلق رکھتے تھے لہٰذا ان قوانین میں کبھی ملک، کبھی قومی، کبھی خاندانی مفاد ملحوظ ہونا لازم بات ہے لہٰذا یہ ہمہ گیر نہیں ہوسکتے۔ لیکن اسلام کا مقنن وہ تھا جو نہ کسی ملک کا رہنے والا، نہ اس کو کسی خاندان سے تعلق، نہ کسی قوم سے سروکار، نہ کسی مکان سے محبت، نہ کسی سرزمین سے الفت، بلکہ اس کے لئے سب یکساں ہیں اور اس نے مبلغ بھی ایسے کو بنایا جس کے لئے پہلے کہہ دیا تھا کہ "وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ" (انبیاء:۱۰۶) اور کبھی ارشاد ہوا: "تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا" (فرقان:۱) معلوم ہوتا ہے بس صرف اسلامی قوانین ہی ہمہ گیر ہوسکتے ہیں۔

اسلام نے بھی دنیا میں آکر انقلاب پیدا کیا اور سوشلزم نے بھی اسلام بھی مساوات کا علمبردار ہے اور سوشلزم بھی، مگر دونوں میں فرق ہے۔ سوشلزم نے مادی انقلاب پیدا کرکے چاہا کہ ذہنیت بدل جائے اور اسلام نے ذہنی انقلاب پیدا کیا تاکہ مادی انقلاب ازخود آجائے اور یہی سبب ہے کہ سوشلزم سے سرمایہ دار الگ ہوگئے، مگر اسلام میں غریب وامیر سب داخل ہیں۔ سوشلزم نے اگر سرمایہ داری ختم کی تو سرمایہ دار الگ ہوگئے۔ مگر اسلام نے چونکہ ذہنیت بدل دی تھی لہٰذا سرمایہ دار باوجود ختم سرمایہ داری بھی خوش رہے۔ اسلام نے کبھی خمس کے نام سے کبھی زکوٰۃ کے نام سے تو کبھی صدقات کے نام سے سرمایہ داری ختم کردی۔ سوشلزم نے سرمایہ داری ختم کی تو اس طرح کہ سرمایہ داروں سے چھین کر سوشلزم نے انسان کو غریب بنا کر سرمایہ داری ختم کی۔ اور اسلام نے سب کو امیر بنا کر مساوات قائم کی۔ اسلام کی یہ کوشش ہے کہ اس خمس وزکوٰۃ وصدقات ہی کی وجہ غریب خود سرمایہ دار ہوجائیں تاکہ مساوات قائم ہوجائے اور ناجائز سرمایہ داری ختم ہوجائے۔

رسول اکرمؐ نے آکر سب سے پہلے مادی امتیازات کو مٹانا شروع کر دیا کہ انسان انسان سب برابر ہیں نسلی بلندی سبب بلندی نہیں بادشاہت سبب فخر نہیں، حکومت و دولت قابل فخر نہیں، جاہ وثروت سبب فضیلت نہیں۔ رسولؐ نے ان فخر کرنے والوں کو سمجھا دیا کہ جن کو تم پست سمجھ رہے ہو، وہ پست نہیں ہیں۔

پستی کی طرف کبھی حقارت سے نہ دیکھ
پستی سے بلندی کے نشاں ملتے ہیں

بلکہ جو تم میں عملی میدان میں آگے ہوگا بس وہی بلند ہوہے۔ اور آپ دیکھ لیں کہ مادی امتیازات ہی کی وجہ سے قومیں برباد ہوئیں ملک تباہ ہوئے حکومتیں پسپا ہوئیں اور شہنشاہیتیں ختم ہوئیں پرانی تہذیب کے احیاء کے مراق نے سلطنت رومہ کو غارت کیا، سامراجی اور قدیم اصولوں کی پرستش کی ضد نے برطانیہ کو پریشان کیا، شہنشاہیت اور دقیانوسیت نے جاپان کو کنوئیں جھکوائے نسلی تفاخر نے خبط نے جرمنی کو تباہ کیا خود پرستی کی ہوس نے عربوں کو درندہ بنا دیا ان سب میں سے ایک کو اور کبھی سب کو اختیار کرنے کی نامبارک کوشش نے ہندوستان کو جاہل اور غلام بنا رکھا تھا۔

جب تک انسان متحد ہو کر کسی ایسے منشور پر عمل نہ کرے گا جو اس کو انسانیت کی خاطر خالق کی محبت میں ڈبو کر تمام مخلوق کو پیار کرنے پر مجبور نہ کردے اس وقت تک ہمیشہ اس کے سامنے جہالت، غلامی، تباہی و بربادی، جنگ وجدل کے دروازے کھلے رہیں گے۔

اور ایسا منشور رسولؐ اسلام نے پیش کر دیا، جس نے مادی امتیازات مٹا دیئے، نسلی تفاخر فنا کر دیئے، رئیس وغریب کو بھائی بنا دیا، مفلس کو بادشاہ کا پہلونشین کر دیا، غلام کو آقا کا احترام قائم رکھتے ہوئے ہمسر بنا دیا، حاکم ومحکوم کے امتیاز کو فنا کر دیا، بلکہ یوں عرض کروں کہ

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

عرب کی سی جاہل قوم کو رسول اسلامؐ نے اپنی حسن سیرت، حسن اخلاق اور بلند کردار سے بلند کرنا شروع کیا وہ قوم کو جن کے یہاں لوٹ لینا فخر تھا، قتل کر دینا (قابل) ستائش تھا، ظلم کرنا قابل تحسین تھا، وہ عرب کے جن کے یہاں جوا کھیلنا، شراب پینا، انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنا ایک معمولی بات تھی خود ظلم سہے تکلیفیں اٹھائیں مگر رسولؐ نے اپنے بلند کردار سے جاہل عربوں کے گندے ماحول کو بدل دیا اور ثابت کر دیا کہ

ماحول سے انسان نہیں بنتا ہے
انسان سے ماحول بنا کرتا ہے

حیوانیت مٹائی، انسانیت کی خوبو پیدا کی، ظلم کی حکومت فنا کی عدل کی سلطنت قائم کی، خودسری کے لشکروں کو شکست دی، ایثار کے نقارے بجائے، نفرت کی فوجیں سپر انداختہ ہوئیں محبت کے پرچم لہرائے حیوانیت کے تختے الٹ دیئے، انسانیت کی بساط بچھائی۔ انسانوں میں انسانیت آ گئی۔

ایک اکیلا منبع اور ایک کمسن بچہ، اور ایک ضعیف عورت، مددگار اور پورا عرب خون کا پیاسا اپنے، اپنے پرائے ہو گئے امین وصادق کہنے والے دشمن ہو گئے۔

دولت وثروت کی لالچ، حسن کی لالچ، حکومت کی لالچ، قونون کی زور صرف کئے جا رہے ہیں مگر رسولؐ اپنے کام میں مشغول ہیں انسانوں میں حق پرستی کی سچی اور لازوال اسپرٹ پیدا کر رہے ہیں اور پھر کامیابی ہوتے ہوتے رسولؐ نے حق پرست اور بے یارومددگار قوموں کو بتا دیا کہ

طاقتوں سے نہ ڈر کے روک قدم
جبر میں اختیار ہوتا ہے

اگر تم میں حق پرستی ہے اور تمہارے اصول فطرت کے بنائے ہوئے اصول ہیں، تم بھی میری طرح بغیر تلوار اٹھائے ہوئے، بغیر جنگ کئے ہوئے، جبروتیت کے تختے الٹ سکتے ہو، تشدد کے تاج چھین سکتے ہو، بہیمیت کے لشکروں کو شکست دے سکتے ہو۔ میری پیروی کر کے انسان کو شاہکار انسانیت اور تاج بشریت بنا سکتے ہو۔

✡✡✡